جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة البقرة

(۴۵)

(گزشتہ سے پیوستہ)

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ، قُلْ: ھُوَ اَذًی، فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ، وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ، فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ

اور (نکاح کا ذکر ہوا ہے تو) وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ (عورتوں کے) حیض کا کیا حکم ہے؟[۵۸۷] کہہ دو: یہ ایک طرح کی نجاست ہے۔ چنانچہ حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ خون سے پاک نہ ہو جائیں، اُن کے قریب نہ جاؤ۔[۵۸۸] پھر جب وہ نہا کر پاکیزگی حاصل کر لیں تو اُن سے ملاقات کرو، جہاں سے

[۵۸۷] دین کا مقصد ہی چونکہ تزکیہ ہے، اس لیے حیض و نفاس کے دنوں میں عورتوں سے جنسی تعلق کو تمام الہامی مذاہب نے ممنوع ٹھیرایا ہے۔ دین ابراہیمی کے زیر اثر عرب جاہلیت بھی اسے ناجائز ہی سمجھتے تھے۔ ان کی شاعری میں اس کا ذکر کئی پہلوؤں سے ہوا ہے۔ اس معاملے میں کوئی اختلاف نہ تھا، لیکن عورت ان ایام سے گزر رہی ہو تو اس سے اجتناب کے حدود کیا ہیں، اس میں البتہ، بہت کچھ افراط و تفریط پائی جاتی تھی۔ قرآن کے جواب سے واضح ہے کہ یہ سوال انھی حدود کے بارے میں تھا۔

[۵۸۸] مدعا یہ ہے کہ اس زمانے میں عورت سے علیحدگی کا تقاضا صرف زن و شو کے خاص تعلق ہی کے حد تک ہے۔ یہ نہیں کہ عورت کو بالکل اچھوت بنا کر رکھ دیا جائے، جیسا کہ یہود و ہنود اور بعض دوسری قوموں کا طریقہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی یہی بات واضح فرمائی ہے کہ ان ایام میں صرف مباشرت سے پرہیز کرنا چاہیے، باقی تمام تعلقات بغیر کسی تردد کے قائم رکھے جا سکتے ہیں۔

حَيۡثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَ يُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ ﴿۲۲۲﴾
نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ ، فَاۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ ، وَ قَدِّمُوۡا

اللہ نے تمھیں (اِس کا) حکم دیا ہے۔[589] یقیناً اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو توبہ کرنے والے ہوں اور اُن کو جو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہوں۔[590] تمھاری یہ عورتیں تمھارے لیے کھیتی ہیں،[591] لہٰذا تم اپنی اِس کھیتی میں جس

اس کے بعد قربت کب جائز ہوگی؟ اس کے لیے 'طہر' اور 'تطہر' دو لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان سے حکم کی جو صورت متعین ہوتی ہے، وہ استاذ امام کے الفاظ میں یہ ہے:

''طہر کے معنی تو یہ ہیں کہ عورت کی ناپاکی کی حالت ختم ہو جائے اور خون کا آنا بند ہو جائے اور تطہر کے معنی یہ ہیں کہ عورت نہا دھو کر پاکیزگی کی حالت میں آ جائے۔ آیت میں عورت سے قربت کے لیے طہر کو شرط قرار دیا ہے اور ساتھ ہی فرما دیا ہے کہ جب وہ پاکیزگی حاصل کر لیں، تب ان کے پاس آؤ جس سے یہ بات نکلتی ہے کہ چونکہ قربت کی ممانعت کی اصلی علت خون ہے، اس وجہ سے اس کے انقطاع کے بعد یہ پابندی تو اٹھ جاتی ہے، لیکن صحیح طریقہ یہ ہے کہ جب عورت نہا دھو کر پاکیزگی حاصل کر لے، تب اس سے ملاقات کرو۔'' (تدبر قرآن ۱/۵۲۹)

[۵۸۹] یعنی نہا دھو کر پاکیزگی حاصل کر لینے کے بعد عورت سے ملاقات لازماً اسی راستے سے ہونی چاہیے جو اللہ نے اس کے لیے مقرر کر رکھا ہے۔ یہ چیز بدیہیات فطرت میں سے ہے اور اس پہلو سے لاریب خدا ہی کا حکم ہے۔ اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ درحقیقت خدا کے ایک واضح، بلکہ واضح تر حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور اس پر یقیناً اس کے ہاں سزا کا مستحق ہوگا۔

[۵۹۰] اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان ہدایات کی کیا اہمیت ہے، یہ اسے بیان فرمایا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

''توبہ اور تطہر کی حقیقت پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ توبہ اپنے باطن کو گناہوں سے پاک کرنے کا نام ہے اور تطہر اپنے ظاہر کو نجاستوں اور گندگیوں سے پاک کرنا ہے۔ اس اعتبار سے ان دونوں کی حقیقت ایک ہوئی اور مومن کی یہ دونوں خصلتیں اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ ان سے محروم ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہیں۔ یہاں جس سیاق میں یہ بات آئی ہے، اس سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ جو لوگ عورت کی ناپاکی کے زمانے میں قربت سے اجتناب نہیں کرتے یا قضائے شہوت کے معاملے میں فطرت کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں، وہ اللہ کے نزدیک نہایت مبغوض ہیں۔''

(تدبر قرآن ۱/۵۲۶)

[۵۹۱] اس سے اوپر جو باتیں بیان ہوئی ہیں، یہ اب ان کو کھیتی کے استعارے سے واضح فرمایا ہے۔ استاذ امام نے اس کی وضاحت اس طرح کی ہے:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

طرح چاہو، آؤ[592] اور (اِس کے ذریعے سے دنیا اور آخرت، دونوں کے لیے) آگے کی تدبیر کرو[593] اور اللہ سے ڈرتے رہو اور خوب جان لو کہ تمھیں (ایک دن) لازماً اُس سے ملنا ہے[594]۔ اور ایمان والوں کو (اے پیغمبر، اِس

''عورتوں کے لیے کھیتی کے استعارے میں ایک سیدھا سادہ پہلو تو یہ ہے کہ جس طرح کھیتی کے لیے قدرت کا بنایا ہوا یہ ضابطہ ہے کہ تخم ریزی ٹھیک موسم میں اور مناسب وقت پر کی جاتی ہے، نیز بیج کھیت ہی میں ڈالے جاتے ہیں، کھیت سے باہر نہیں پھینکے جاتے۔ کوئی کسان اس ضابطے کی خلاف ورزی نہیں کرتا، اسی طرح عورت کے لیے فطرت کا یہ ضابطہ ہے کہ ایام ماہواری کے زمانے میں یا کسی غیر محل میں اس سے قضاے شہوت نہ کی جائے، اس لیے کہ حیض کا زمانہ عورت کے جمام اور غیر آمادگی کا زمانہ ہوتا ہے، اور غیر محل میں مباشرت باعث اذیت و اضاعت ہے۔ اس وجہ سے کسی سلیم الفطرت انسان کے لیے اس کا ارتکاب جائز نہیں۔'' (تدبر قرآن ۱/۵۲۷)

[۵۹۲] اس ہدایت سے کیا مقصود ہے؟ استاذ امام نے لکھا ہے:

''(اِس) میں بہ یک وقت دو باتوں کی طرف اشارہ ہے: ایک تو اس آزادی، بے تکلفی، خود مختاری کی طرف جو ایک باغ یا کھیتی کے مالک کو اپنے باغ یا کھیتی کے معاملے میں حاصل ہوتی ہے، اور دوسری اس پابندی، ذمہ داری اور احتیاط کی طرف جو ایک باغ یا کھیتی والا اپنے باغ یا کھیتی کے معاملے میں ملحوظ رکھتا ہے۔ اس دوسری چیز کی طرف 'حرث' کا لفظ اشارہ کر رہا ہے اور پہلی چیز کی طرف 'انی شئتم' کے الفاظ۔ وہ آزادی اور یہ پابندی، یہ دونوں چیزیں مل کر اس رویے کو متعین کرتی ہیں جو ایک شوہر کو بیوی کے معاملہ میں اختیار کرنا چاہیے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ازدواجی زندگی کا سارا سکون و سرور فریقین کے اس اطمینان میں ہے کہ ان کی خلوت کی آزادیوں پر فطرت کے چند موٹے موٹے قیود کے سوا کوئی قید، کوئی پابندی اور کوئی نگرانی نہیں ہے۔ آزادی کے اس احساس میں بڑا کیف اور بڑا نشہ ہے۔ انسان جب اپنے عیش و سرور کے اس باغ میں داخل ہوتا ہے تو قدرت چاہتی ہے کہ وہ اپنے اس نشہ سے سرشار ہو، لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی اس کے سامنے قدرت نے رکھ دی ہے کہ یہ کوئی جنگل نہیں، بلکہ اس کا اپنا باغ ہے اور یہ کوئی ویرانہ نہیں، بلکہ اس کی اپنی کھیتی ہے۔ اس وجہ سے وہ اس میں آنے کو تو سو بار آئے اور جس شان، جس آن، جس سمت اور جس پہلو سے چاہے آئے، لیکن اس باغ کا باغ ہونا اور کھیتی کا کھیتی ہونا یاد رکھے۔ اس کے کسی آنے میں بھی اس حقیقت سے غفلت نہ ہو۔'' (تدبر قرآن ۱/۵۲۷)

[۵۹۳] یعنی ایسی اولاد پیدا کرو جو دنیا اور آخرت، دونوں میں تمھارے لیے سرمایہ بنے۔ اس ہدایت کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ لوگ بچوں کی پیدایش کے معاملے میں اپنے اقدام کی ذمہ داری سمجھیں اور جو کچھ کریں، اس ذمہ داری کو پوری

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

طرح سمجھ کر کریں۔

[۵۹۴] مطلب یہ ہے کہ اس وقت تو اللہ تعالیٰ نے تمھیں مہلت دے رکھی ہے، اس لیے خلوت وجلوت میں جو چاہے، کر سکتے ہو، لیکن یاد رکھو کہ ایک دن خدا کے حضور میں پیشی کے لیے کھڑا ہونا ہے۔ لہٰذا جو کچھ کرنا ہے، یہ سوچ کر کرو کہ اس کی پکڑ سے اس دن کوئی تمھیں بچا نہ سکے گا۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org